پاکستان ہمارا اپنا مُلک ہے جس کے لئے

ہم نے بڑی قربانیاں دی ہیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ19/جولائی 1974ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

(خلاصہ خطبہ)

تشہد و تعوذاور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

دُنیا میں ہر ملک کے شہری مختلف گروہوں میں تقسیم کئے جا سکتے ہیں۔ ایک تقسیم تو یہ ہے کہ بعض شہری اچھے شہری ہوتے ہیں اور بعض شہری اچھے شہری نہیں ہوتے۔ دُنیا کے ہر مُلک میں ہمیں ایسا ہی نظر آتا ہے۔ دوسری تقسیم یہ ہے کہ بعض لوگوں کے نزدیک اچھے شہری سے ایک بات مراد لی جاتی ہے اور بعض دوسرے لوگوں کے نزدیک اچھے شہری سے ایک اور چیز مراد لی جاتی ہے یعنی بعض کہتے ہیں کہ اچھے شہری کی یہ یہ صفات ہونی چاہئیں اور بعض دوسرے کہتے ہیں کہ اچھے شہری کی (اس سے مختلف ایک حد تک یا بعض دفعہ متضاد) یہ یہ صفات ہونی چاہئیں۔ اس تفصیل میں تو میں اس وقت نہیں جاؤں گا میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ اسلام کے نزدیک (جیسا کہ ہم نے اسلام کو مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل سمجھا ہے) اچھے شہری وہ ہیں جو شہری حقوق کی ادائیگی کی کوشش کے علاوہ یہ ایمان بھی رکھتے ہوں کہ اپنے مُلک سے پیار بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے اور یہ ادنیٰ ترین شعبہ نہیں کیونکہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ایمان ایک کم سو حصوں یا ستّر سے زیادہ شعبوں میں منقسم ہے (زبان کے یہ محاورے ہیں ضروری نہیں کہ کسی چیز کو یہ اُسی عدد کے اندر محدود کر دیں بلکہ کثرت بتانا مقصود ہوتی ہے تو) اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایمان کے بہت سے شعبے ہیں۔ عربی زبان اور دوسری زبانیں بھی اس قسم کے محاورے استعمال کرتی ہیں۔ بہرحال جس رنگ میں بھی اسے لیں خواہ لفظی

معنی میں لیں تب بھی ایمان کا ایک کم سَو شعبہ بڑی تعداد ہے اور اگر محاورہ کے معنی میں لیں تو پھر تو مفہوم یہ ہو گا کہ ایمان کافی تعداد میں مختلف شعبوں میں تقسیم شدہ ہے اور سب سے بلند اور افضل شعبۂ ایمان ' ایمان باللہ ہے اور ادنیٰ ترین شعبۂ ایمان اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ (صحیح مسلم کتاب الایمان)ہے یعنی گزر گاہوں سے ایسی چیزوں کا ہٹانا جو وہاں سے گزرنے والوں کو تکلیف پہنچانے والی ہوں اور ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیمَانِ (موضوعات کبیر حرف الحاء ص۳۵) تو جو سب سے بلند ہے اُس کے تو قریب بھی نہیں لیکن جو سب سے ادنیٰ ہے اُس سے بہرحال کچھ درجے اُوپر کا یہ شعبۂ ایمان ہے۔

شہریوں کے فرائض ایک تو حکومتیں خود متعین کرتی ہیں اور مختلف ممالک کی اس تعیین میں فرق بھی ہوتا ہے اور انسانی عقل اس فرق کو اپنے اپنے حالات کے مطابق برداشت بھی کرتی ہے۔ ایک ماحول میں بعض صفات جو اچھے شہری سے متعلق ہیں ان پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ ایک دوسرے ماحول میں بعض صفات پر زور دیا جاتا ہے۔

اگر ہمارے نزدیک بھی یہی تعریف کافی ہوتی کہ قانونِ وقت اچھے شہریوں میں جو صفات دیکھنا چاہتا ہے وہ ایک احمدی میں ہونی چاہئیں تو ہمارے لئے کوئی پریشانی کی بات نہیں تھی ہم اپنے قانون دانوں کو کہتے اپنے پڑھے لکھوں کو کہتے کہ جماعت کے سامنے ان صفات کو بیان کرتے رہا کرو جو قانون وقت کے نزدیک اچھے شہریوں میں پائی جانی چاہئیں لیکن ہماری ذمہ واری اس سے بڑھ کر ہے۔ ہماری ذمہ واری یہ ہے کہ جس رب نے اپنے پیارے خَاتَمُ الْاَنْبِیَاء محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ یہ اعلان کیا کہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ ہم یہ دیکھیں کہ وہی خدائے علّام الغیوب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل اور آپ کے ذریعہ لائی ہوئی شریعت کے مطابق کن چیزوں کو حُبّ الوطنی میں شامل کرتا ہے (میں اُمید کرتا ہوں کہ ہمارے علماء اس کی تفصیل میں جا کر چھوٹے چھوٹے مضامین ”الفضل“ کو دیں گے تا کہ دوستوں کے سامنے یہ چیز آ جائے۔)

مسلمان جو صحیح اسلام پر قائم ہوا پہلے دن سے آج تک اُس کو یہی حکم ہے کہ پیار اور محبت کے ساتھ نوع انسانی کے دل اللہ اور اس کے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے جیتو اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ جو تعلق ہے جو پیار اور محبت کے نتیجہ میں اور بے لوث خدمت کے نتیجہ میں پیدا ہوا اُس کو قائم رکھنا اور اُس میں زیادہ حُسن پیدا کرنے کی کوشش بھی تو محبت اور پیار کے نتیجہ میں ہی ہو سکتی ہے۔ بہرحال شریعت محمدیہ کے

مطابق اپنی زندگیاں گزارو اور ایک چھوٹا سا حکم یہ دیا گیا کہ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ اس لئے اپنے اس ملک کی خیر خواہی کے لئے جو کچھ بن آتا ہے وہ کرو اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے یہ ہمارا ملک ہے جس کے لئے ہم نے اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ مل کر بڑی قربانیاں دی ہیں اور اس مُلک کو ایک نہایت حسین لہلہاتے ثمر آور باغ میں تبدیل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش جماعت احمدیہ اور اس کا ہر فرد کرے گا' انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں تمہارے گھروں میں آباد رکھے اور تمہارے گھروں میں وہ فضا پیدا کر دے جس کا ذکر اسلام میں جنت کے متعلق آیا ہے اور تمہارے گھر اس دنیا میں تمہارے لئے بھی اور تمہارے ساتھ تعلق رکھنے والوں کے لئے بھی اور پاکستان کے ہر شریف الطبع شہری کے لئے بھی دنیوی محبتیں بن جائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 31/اگست 1974ء صفحہ 3)